سید محمد کفیل بخاری

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد الیاس دھلوی

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کا شمار برصغیر کی نامور دینی ہستیوں میں ہوتا ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ اور ان کے درمیان تعلقات کی نوعیت محض اخلاص اور للّٰہیت پر مبنی تھی۔ حضرت مولانا اور شاہ جی کی بہت سی ملاقاتیں ہیں۔ ان ملاقاتوں اور مجلسوں میں علم و عرفان کے کیا کیا موتی بکھیرے گئے اور کتنے لوگوں نے ان سے استفادہ کر کے اپنے قلوب و اذھان کو منور کیا، کاش انہیں کوئی محفوظ کرتا اور ان لعل و جواہر سے آج ہم اپنا دامن بھر لیتے۔ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی تمام زندگی تبلیغ دین کے لئے سفر اور کافر و مشرک نصرانی حکمرانوں کے خلاف جدوجہد اور اس کی پاداش میں قید و بند میں گزر گئی۔ انہیں اتنی فرصت ہی کہاں تھی کہ وہ اپنی یاداشتیں صفحۂ قرطاس پر منتقل کرتے۔ شاہ جی فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی زندگی میں جن لوگوں کی کیفیت نماز سے بہت زیادہ متاثر ہوا ان میں تین شخصیتیں سرفہرست ہیں، مولانا محمد الیاس دہلوی ، مولانا ابوالکلام آزاد اور علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہم !

ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ایسے اکابر کو اللہ تعالی نے قلم و قرطاس کی دولت سے مالامال کیا ہے۔ اور ہر دو حضرات ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے ان اکابر کو دیکھا اور ان کی مجالس میں شریک ہو کر کسبِ فیض کیا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کی سوانح میں شاہ جی اور مولانا محمد الیاس کے تعلق کے حوالے سے "دعوت کا انہماک" کے زیر عنوان مولانا محمد منظور نعمانی کی جو روایت نقل کی ہے ذیل میں۔ وہ ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (مدیر)

دعوت کا انہماک

یہاں چند واقعات مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر "الفرقان" کی روایت اور حوالہ سے نقل کئے جاتے جن سے اس شدت علالت میں بھی اپنے کام میں مولانا کی یکسوئی اور کامل انہماک و استغراق کا اندازہ ہوگا(۱)

"اپریل کے آخری ہفتہ میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری زیارت اور مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ اس سے دو دن پہلے حضرت پر نہایت سخت دورہ پڑ چکا تھا۔ جس کی وجہ سے ضعف بے حد ہو گیا تھا کہ دو چار منٹ بھی بات کرنے کی سکت نہ تھی۔ شاہ جی کی خبر سن کر اس ناچیز کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا مجھے ان سے باتیں ضروری کرنی ہیں لیکن صورت یہ ہوگی کہ تم اپنے کان میرے منہ کے قریب کر دینا اور میں جو کہوں وہ ان سے کہتے جانا۔ چنانچہ جب شاہ جی اندر بلائے گئے تو بات شروع تو مجھ ہی سے فرمائی لیکن دو تین ہی

منٹ کے بعد اتنی قوت آگئی کہ خود مخاطب ہوگئے اور تقریباً آدھ گھنٹہ مسلسل تقریر فرماتے رہے۔
آپ نے فرمایا:

"شاہ جی! میں نے شروع میں مدرسہ پڑھایا (یعنی مدرسہ میں درس دیا) تو طلبہ کا ہجوم ہوا اور اچھے اچھے صاحب استعداد طلبہ کثرت سے آنے لگے، میں نے سوچا کہ ان کے ساتھ میری محنت کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ جو لوگ عالم مولوی بننے ہی کے لئے مدرسہ میں آتے ہیں، مجھ سے پڑھنے کے بعد بھی وہ عالم مولوی ہی بن جائیں گے، اور پھر ان کے مشاغل وہی ہوں ..... گے جو آج کل عام طور پر اختیار کئے جاتے ہیں۔ کوئی طب پڑھ کر مطب کرے گا، کوئی یونیورسٹی کا امتحان دیکر اسکول کالج میں نوکری کرے گا، کوئی مدرسہ میں بیٹھ کر پڑھاتا ہی رہے گا اس سے زیادہ اور کچھ نہ ہو گا۔ یہ سوچ کر مدرسہ میں پڑھانے سے میرا دل ہٹ گیا۔

اس کے بعد ایک وقت آیا جب کہ میرے حضرت نے مجھ کو اجازت دیدی تھی تو میں نے طالبین کو ذکر کی تلقین شروع کی اور ادھر میری توجہ زیادہ ہوئی۔ اللہ کا کرنا، آنے والوں پر اتنی جلدی کیفیات اور احوال کا ورود شروع ہوا اور اتنی تیزی کے ساتھ حالات میں ترقی ہوئی کہ خود مجھے حیرت ہوئی اور میں سوچنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور اس کام میں لگے رہنے کا نتیجہ کیا نکلے گا، زیادہ سے زیادہ وہ یہی کہ کچھ اصحاب احوال اور ذاکر شاغل لوگ پیدا ہو جائیں۔ پھر لوگوں میں انکی شہرت ہو جائے تو کوئی مقدمہ جیتنے کی دعا کے لئے آئے، کوئی اولاد کے لئے تعویذ کی درخواست کرے، کوئی تجارت اور کاروبار میں ترقی کی دعا کرائے۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کے ذریعہ بھی آگے کو چند طالبین میں ذکر و تلقین کا سلسلہ چلے یہ سوچ کر ادھر سے بھی میری توجہ ہٹ گئی اور میں نے یہ طے کیا کہ اللہ نے ظاہر و باطن کی جو قوتیں بخشی ہیں ان کا صحیح مصرف یہ ہے کہ ان کو اسی کام میں لگایا جائے جس میں حضور ﷺ نے اپنی قوتیں صرف فرمائیں، اور وہ کام ہے اللہ کے بندوں کو اور خاص طور سے غافلوں بے طلبوں کو اللہ کی طرف لانا اور اللہ کی باتوں کو فروغ دینے کے لئے جان کو بے قیمت کرنے کا رواج دینا، بس ہماری تحریک یہی ہے اور یہی ہم سب سے کہتے ہیں۔ یہ کام اگر ہونے لگے تو اب سے ہزاروں گنے زیادہ مدرسے اور ہزاروں گنی ہی زیادہ خانقاہیں قائم ہو جائیں۔ بلکہ ہر مسلمان مجسم مدرسہ اور خانقاہ ہو جائے اور حضور ﷺ کی لائی ہوئی نعمت اس عمومی انداز سے بٹنے لگے جو اس کے شایان شان ہے۔ (۲)

---

(۱) (حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی اور ان کی دعوت، از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صفحات ۱۷۰، ۱۷۱، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷۔)

(۲) بحولہ، رسالہ الفرقان ماہ رجب و شعبان ۱۳۲۳ھ